بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ م

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۶

یوم چہارشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۶ تبوک ۱۳۳۸ ہش | ۱۶ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"رات نیند آگئی۔ اس وقت ٹانگ میں نقرس کے درد کی تکلیف ہے"

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۹ء بوقت ساڑھے نو بجے صبح

کل گیارہ بجے تک حضور کچھ ضعف محسوس فرماتے رہے۔ اس کے بعد طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہوگئی۔ شام کو کچھ اعصابی ضعف کی شکایت ہوگئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت ٹانگ میں نقرس کے درد کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت نہایت التزام سے حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ساڑھے نو بجے صبح۔ ربوہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۹ء

خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں سرزمین یورپ میں ایک اور خانہ خدا کی تعمیر

لنڈن، ہیگ اور ہمبورگ کے بعد فرانکفورٹ میں بھی مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی

مسجد کی افتتاحی رسم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ادا فرمائی

فرانکفورٹ مغربی جرمنی (بذریعہ تار) مغربی جرمنی میں احمدیہ مشن کے مبلغ انچارج مکرم جناب چوہدری عبداللطیف صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ فرانکفورٹ میں جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ افتتاح کی رسم عالمی عدالت ہیگ کے نائب صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ادا فرمائی۔ افتتاح کی تقریب میں بہت سے نامور لوگوں کے علاوہ فرانکفورٹ کے میئر کی طرف سے ان کے ایک خاص نمائندہ نے بھی شرکت کی۔ نیز انہوں نے اس موقعہ کے لئے ایک خصوصی پیغام بھی ارسال فرمایا۔ انگلستان۔ ہالینڈ، سکنڈے نیویا اور سوئٹزرلینڈ کی احمدیہ جماعتوں کے نمائندے بھی اس میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے اس تقریب کا نظارہ ریڈیو ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔ نیز جرمنی کے اخبارات نے بھی اس تقریب کے متعلق خبریں نمایاں طور پر شائع کیں۔

یاد رہے یہ نئی مسجد مغربی جرمنی میں دوسری اور سرزمین یورپ میں چوتھی مسجد ہے۔ جسے خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں تعمیر کرنے کی جماعت احمدیہ کو توفیق ملی ہے قبل ازیں لنڈن، ہالینڈ کے دارالحکومت ہیگ اور مغربی جرمنی کے شہر ہمبورگ میں عالیشان مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو جرمنی میں اشاعت اسلام کا ایک مؤثر ذریعہ بنائے۔ اور یہ سرزمین تثلیث میں توحید خالص کے قیام کا موجب ثابت ہو۔ آمین۔

کمیونسٹ چین نے لانگ جو سے اپنی فوج نکالنے سے انکار کردیا

بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو کی تجویز مسترد کردی گئی

نئی دہلی ۱۵ ستمبر۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار خصوصی متعین ہانگ کانگ اس اطلاع کا ذمہ وار ہے کہ حکومت چین نے پنڈت نہرو کی یہ تجویز مسترد کردی ہے کہ جب تک لانگ جو نامی چوکی کی صحیح حیثیت متعین نہیں ہو جاتی۔ یہاں سے چینی فوج نکال لی جائے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ چین کا جواب تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔ جو پیکن کے مشہور روزنامہ "پیپلز ڈیلی" میں شائع ہو چکا ہے۔ چین کے اخبار "کوانگ منگ" نے اپنے اداریہ میں پنڈت نہرو پر "پنج شیل" کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا ہے۔ نئی دہلی کے سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ چین نے بھارت کے نام ایک اور مکتوب لکھا ہے۔ جس کے ذریعہ بعض سے ان خطوط کا جواب دے دیا گیا ہے۔ جن کا ابھی تک جواب نہیں دیا گیا تھا۔ وزارت خارجہ نے اس خط پر غور شروع کردیا ہے۔ لیکن خیال یہ ہے۔ کہ جب تک پنڈت نہرو کابل سے واپس نہیں آجاتے اس خط کا جواب نہیں دیا جائے گا۔

سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر آل پاکستان تحریری مقابلہ

ایک احمدی طالب علم دوم قرار پایا

یہ خبر جماعت میں خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر مقالہ لکھنے کا جو آل پاکستان تحریری مقابلہ بورڈ آف ہسٹاریکل سٹڈیز اینڈ ریسرچ پشاور کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا۔ اس میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک طالب علم لطف الرحمٰن صاحب محمود (ابن پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب ایم ایس سی) دوم رہے ہیں۔ آپ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سعی جمیل کی روشنی میں مسئلہ غلامی کا نفسیاتی اور عمرانی جائزہ" کے موضوع پر مقالہ لکھا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ لطف الرحمٰن صاحب کی یہ کامیابی ان کے لئے ان کے خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے۔ اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی روایات کی بنیاد اخلاق پر قائم کرے

دُنیوی لحاظ سے سچائی دیانت اور محنت اور دینی لحاظ سے نماز۔ دُعا اور ذکر الٰہی وہ گر ہیں جس کامیابی حاصل کرنیکے لئے ضروری ہیں

تم اپنی مساجد کو آباد رکھو تا تمہارے قلوب اللہ تعالیٰ کی محبت سے آباد رہیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ر مارچ ۵۱ء — بمقام ربوہ

نوٹ: یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے اپنے خطبات میں بار ہا جماعت کو سوائے اور ربوہ اور قادیان یعنی مرکز کے رہائشین کو خصوصاً اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ

مذہب کی بنیاد اخلاق پر ہوتی ہے

جب تک اخلاق کو درست نہ کیا جائے اس وقت تک نہ فرد کے اندر مذہب داخل ہو سکتا ہے اور نہ قوم کے اندر مذہب داخل ہو سکتا ہے۔ اور نہ وہ کوئی اچھے نتائج پیدا کرتا ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اخلاقی پہلو کی طرف سے بہت کچھ غافل ہے اور ابھی محتاج ہے اس بات کی۔ کہ اسے جگایا جائے۔ وہ محتاج ہے۔ اس بات کی کہ اسے جھنجھوڑا جائے وہ محتاج ہے۔ اس بات کی۔ کہ اسے بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی جائے

یہ قدرتی امر ہے

کہ آہستہ آہستہ نام حقیقت بننے لگ جاتے ہیں۔ اور جہاں یہ امر برکت کا موجب ہوتا ہے۔ وہاں بعض اوقات یہ امر لعنت کا موجب بھی بن جاتا ہے یہ امر برکت کا موجب اسی طرح ہوتا ہے کہ ناموں کے ساتھ بعض ٹریڈیشنز (Traditions) اور روایات وابستہ ہوتی ہیں۔ ان ٹریڈیشنز (Traditions) اور روایات کے رکھنے والوں کو ان پر چلنا بہ نسبت دوسروں کے زیادہ آسان ہوتا ہے دنیا کی اونچے سے اونچی قوم میں بھی بعض روایات ہوتی ہیں۔ اور تم دیکھو گے کہ وہ قوم ان روایات پر عمل کرنے میں دوسری اقوام سے زیادہ کامیاب ہوتی ہے

مثال کے طور پر

میں اس قوم کو لیتا ہوں جو دنیا میں سب سے زیادہ بدنام ہے۔ اور وہ کنچنیاں ہیں۔ میں غیر اقوام کی کنچنیوں کو نہیں جانتا ہاں مسلمان کنچنیوں میں نیک کاموں کے لئے روپیہ خرچ کرنے کی بڑی عادت ہوتی ہے اور غالباً یہ طریق ان میں اس لئے رائج ہے کہ وہ خیال کرتی ہیں کہ ہم روزانہ گناہ کرتی ہیں۔ چلو ان کاموں میں بھی کچھ خرچ کر لیا جائے۔ تاکہ گناہ کا بوجھ کچھ ہلکا ہو جائے اسی طرح بعض روایات چوہڑوں میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً اپنی قوم میں شادی کرنا ہے

جو قومیں چھوٹی سمجھی جاتی ہیں

وہ بھی اس جذبہ میں بڑی قوموں سے پیچھے نہیں ہوتیں۔ چنانچہ جس مشکل سے ایک پٹھان۔ ایک سید۔ ایک مغل۔ ایک قریشی۔ ایک راجپوت یا ایک برہمن اپنی لڑکی کا رشتہ غیر اقوام کو دینے کے لئے تیار ہو گا۔ تم دیکھو گے کہ اسی مشکل سے ایک چوہڑا بھی اپنی لڑکی کا رشتہ غیر قوم کے لڑکے کو دینے کے لئے تیار ہو گا مجھے یاد ہے۔ قادیان میں میں نے ایک لڑکی کے لئے رشتہ تجویز کیا۔ جن کی لڑکی تھی وہ پیشہ کے لحاظ سے دُھنے یعنی پینجے تھے جو روئی دُھنکتے ہیں۔ ویسے وہ کشمیری تھے اور جس نوجوان سے رشتہ کی تجویز کی گئی تھی وہ درزی تھا۔ اور بادی النظر میں یہی سمجھا جاتا تھا کہ دُھنیے سے درزی اچھا ہے۔ اس کی کمائی بھی زیادہ تھی۔ اور پھر اس کی دوکان بھی تھی۔ پس میں نے سمجھا کہ میں نے اس لڑکی کا رشتہ

ایک آسودہ حال خاندان

خاندان میں کر دیا ہے۔ اس لڑکی کی دادی زندہ تھی۔ اور گو اسے حق ولایت حاصل نہیں تھا۔ حق ولایت لڑکی کے والد کو حاصل تھا جو زندہ تھا۔ لیکن عام طور پر دادیاں سمجھتی ہیں کہ پوتیوں پر ان کا بھی حق ہے اس نے بیٹے کو رشتہ سے انکار کر دینے پر اکسایا۔ لیکن وہ نہ مانا۔ کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا کہ اس میں اس کی لڑکی کا ہی فائدہ ہے۔ وہ بڑی پردہ دار عورت تھی۔ اور ہم اسے بڑی صالح اور شرم و حیا والی عورت سمجھا کرتے تھے۔ لیکن جب اس کی غیرت کو یہ ٹھوکر لگی۔ کہ ایک شریف دُھنیا کی لڑکی ایک کذات درزی سے بیاہی جا رہی ہے۔ اور اسے معلوم ہوا کہ اس نکاح کی تحریک میں میرا بھی حصہ ہے تو غیرت اس کی شرم و حیا اور پردہ پر غالب آگئی۔ اس نے بال بکھیرے۔ اور پیٹھ پر ایک چارپائی اٹھائی اور ننگے سر اور ننگے منہ پاگلوں کی طرح باتیں کرتے ہوئے ہندوؤں کے محلے سے جس میں ان کی رہائش تھی۔ ہوتی ہوئی احمدی محلہ کی طرف اس نے رُخ کر لیا۔ کبھی وہ اُوٹ پٹانگ شعر پڑھتی اور کبھی بین کرتی ہوئی کہتی۔ ہائے لڑکی کذاتاں نوں دے دتی اسی طرح شور کرتی ہوئی وہ گول کمرہ کے پاس جہاں میرا دفتر تھا۔ پہنچی۔ بعض

دوستوں نے مجھے اطلاع دی

کہ فلاں عورت پاگل ہو گئی ہے۔ وہ بال کھولے ننگے سر اور ننگے منہ پیٹھ پر چارپائی اٹھائے۔ گلیوں میں پھر رہی ہے۔ اور شور مچا رہی ہے میں نے کہا وہ پاگل نہیں بلکہ مجھے ڈرا رہی ہے۔ چنانچہ میں نے باہر نکل کر اس عورت سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ولی نہیں بنایا۔ ولی لڑکی کے باپ کو بنایا ہے۔ جو اس رشتہ میں راضی ہے۔ اور وہ اسے اچھا سمجھتا ہے۔ تو بے شک شور مچا اور گلیوں میں پاگلوں کی طرح پھر لیکن یہ رشتہ رُک نہیں سکتا۔ اس کے بعد میں نے ایک دو احمدیوں سے کہا کہ اسے اپنے ساتھ لے جاؤ اور احمدی محلوں میں پھراؤ۔ جب اسے پتہ لگا کہ یہ ڈریں گے نہیں۔ اور لڑکی کا رشتہ ہو کر رہے گا۔ تو پانچ اس نے سر ننگا کیا ہوا تھا۔ اور بال کھولے ہوئے تھے اور پیٹھ پر چارپائی اٹھائے ہوئے تھی۔ اور پھر اس نے چارپائی نیچے رکھی۔ سر پر کپڑا لیا۔ اور نہایت اطمینان سے اپنے گھر واپس چلی گئی۔ اب دیکھو۔ پیشہ کے لحاظ سے لڑکا زیادہ کمانے والا تھا اور لڑکی کا باپ کمائی کرنے والا تھا۔ اور پھر وہ بالکل نکما تھا۔ گویا قومی لحاظ سے بھی وہ ایک درزی سے کم تھا اور پیشے کی کمائی کے لحاظ سے بھی۔ ایک دُھنیا کی کمائی درزی سے کم ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ کچھ مدت سے اُن میں دُھنیے کا پیشہ چل پڑا تھا۔ اس لئے وہ سمجھتے تھے کہ ہماری لڑکی کذات درزی سے بیاہی جا رہی ہے

غرض کسی قوم میں

جو روایات چل پڑتی ہیں

اگرچہ بعض اوقات انہیں عقل تسلیم نہیں کرتی لیکن پھر بھی اس کے افراد ان پر بڑی سختی سے عمل کرتے ہیں۔ اور اگر بدقسمتی سے بُری روایات چل پڑیں تو ان کا بد اثر نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ ابتدائی حالتوں میں جب قومیں بنتی ہیں اور جب ان کے اندر یہ جذبہ پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے لئے ایک مستقل دستور اعلیٰ روایات اور شاندار مستقبل تیار کریں۔ اس وقت اگر اُن کا قدم غلط طرف اٹھ جائے تو

غلط روایات

ان کے لئے لعنت بن جاتی ہیں اور ان سے نکلنا اُن کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ پس قوم کے ابتدائی دور میں

بہ نسبت اس دوسرے دور کے جس میں روایات قائم ہو جاتی ہیں۔ بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

ہماری جماعت

جس دور میں سے گزر رہی ہے۔ اور جن حالات کا انہیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے ان کے لحاظ سے ضروری ہے۔ کہ ان میں جو روایات قائم ہوں۔ ان کی بنیاد اخلاق پر ہو۔ موٹے موٹے اخلاق جن سے تمام نقائص کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ دنیوی لحاظ سے سچائی۔ دیانت اور محنت ہیں اور دینی لحاظ سے نماز۔ دعا اور ذکر الٰہی ہے۔ اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ بغیر اخلاق کے اور بغیر نماز پڑھنے کے محض

تبلیغ کے ذریعہ

ہم اپنے مقصد کو پالیں گے۔ تو یہ غلط ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ ہم محض تبلیغ کے ذریعہ دنیا میں کامیاب ہو جائیں۔ جس طرح یہ ناممکن ہے۔ کہ خالی نمازیں پڑھنے سے ہم کامیاب ہو جائیں۔ جس طرح یہ ناممکن ہے کہ خالی تبلیغ سے کامیابی حاصل ہو جائے ویسے ہی یہ بات بھی ناممکن ہے۔ کہ محض

محنت قربانی اور ایثار

کے ذریعہ دنیا میں ہم کامیاب ہو جائیں۔ یہ تینوں کونے ہیں جنہیں کامیابی حاصل کرنے کے لئے درست رکھنا ضروری ہے بغیر تبلیغ کے لوگوں کو تمہارے مافی الضمیر کا پتہ نہیں لگے گا۔ اور خدا تعالےٰ کی (؟) کے بغیر تمہارا مافی الضمیر دوسروں کے دلوں پر اثر نہیں کر سکتا۔ اسی طرح بغیر دیانت۔ محنت اور جدوجہد کے تمہاری ایک ایسی مادی مثال لوگوں کے سامنے نہیں آ سکتی۔ جو انہیں تمہاری برتری کا اقرار کرنے پر مجبور کرے۔ اگر کسی قوم میں نماز۔ دعا اور ذکر الٰہی کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو دیکھنے والے پر سب سے پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ یہ قوم روحانی ہے۔ پھر فرشتے ان کے دل کی تاثیرات کو باہر پھیلاتے ہیں۔ اور پھر اگر ان میں دیانت محنت قربانی۔ ایثار اور سچائی کی عادت پائی جائے۔ تو دیکھنے والا یہ سمجھتا ہے۔ کہ

یہ شخص مجھ سے بالا ہے

اور اس کی قوم میری قوم سے بالا ہے۔ اور جب تبلیغ ہوتی ہے۔ تو وہ اپنے اندرونی خیالات کو دوسروں تک پہنچا دیتا ہے۔ گویا تبلیغ وہ نہر ہے۔ جس سے پانی گزرتا ہے۔ تبلیغ لوہے کی وہ ریلیں ہیں۔ جن پر سے ٹرین گزرتی ہے۔ تبلیغ وہ سمندر ہے جس میں سے جہاز گزرتا ہے۔ اگر سمندر کو خشک کر دو۔ تو جہاز بیکار ہو جائے گا اگر لوہے کی ریلیں اکھیڑ دو۔ تو ٹرینیں چلنی بند ہو جائیں گی۔ اگر سڑک توڑ دو۔ تو موٹریں چلنا بند ہو جائیں گی۔ نہریں گرا دو۔ تو پانی چلنا بند ہو جائے گا۔ دریا کا پاٹ ریت سے بھر دو۔ تو دریا کی روانی بند ہو جائیگی لیکن دریا کے اندر جو تاثیر ہے۔ آگ کے اندر جو تاثیر ہے۔ ریلوں سڑکوں اور نہروں میں جو تاثیر پائی جاتی ہے۔ یہ سب چیزیں

خدا تعالےٰ کی نعمتیں

ہیں۔ ان کا نام ایجاد رکھ لیتے ہیں۔ لیکن درحقیقت یہ ایجاد نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے ایک راز کی دریافت ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ جو کائنات کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ کسی چیز کے اندر کوئی راز چھپا دیتا ہے اور انسان ایک وقت میں جا کر اسے دریافت کر لیتا ہے۔ مگر اس کے لئے انسان کے اندر قابلیت کا پایا جانا بھی

ایک ضروری شرط

ہے۔ مادی چیزیں بھی تکوین کے لئے تین چیزیں چاہتی ہیں۔ ایک تو وہ قوت فاعلہ کو چاہتی ہیں۔ ایک وہ سامان چاہتی ہیں۔ جس کو استعمال کیا جائے۔ اور پھر وہ طاقت چاہتی ہیں۔ جو قوت فاعلہ کو عمل میں بدل دے۔ کھڑا ہوا گھوڑا بھی ایسا ہی ساکن ہوتا ہے۔ جیسے لوہے کا گولا۔ کھڑی ہوئی موٹر بھی ویسے ہی ساکن ہوتی ہے۔ جیسے ایک چٹان۔ اس میں چلنے کی قوت موجود ہوتی ہے لیکن جب تک چلانے والا اسے چلاتا نہیں۔ وہ بیکار ہوتی ہے۔ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں چلاتا ہے۔ اور اس کی مدد حاصل کرنے کے لئے دینی ہتھیاروں میں دعا ہے۔ نماز ہے اور ذکر الٰہی ہے۔ پس ہماری جماعت کے اندر

نماز دعا اور ذکر الٰہی

کی عادت ہونی چاہیئے۔ تمہاری ترقی کی جگہ اور تمہاری کامیابی کا گر مسجدیں ہیں۔ اگر تم مسجدوں کو آباد کرو گے۔ تو تمہارے دل بھی اللہ تعالےٰ کی محبت سے آباد ہوں گے۔ اور اگر تمہاری مسجدیں آباد نہیں۔ اور تم خیال کرتے ہو کہ تمہاری کوششیں کامیاب ہو جائیں گی۔ یا تمہارے دل نورانی ہو جائیں گے۔ تو یہ ایک ایسا جھوٹ ہے۔ جس کی مثال دنیا میں ملنی مشکل ہے۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دوسرے بھی تمہاری نیکی کے قائل ہو جائیں

"انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں۔ ایک تو اللہ کے۔ دوسرے عباد کے۔ پہلے میں تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے۔ جب دیدہ دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے۔ مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بیچ کے رہنے کا مقام ہے۔ کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں۔ جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں۔ مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی خدا ترسی اور اتقا کے قائل ہو جائیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کی نظر جذر قلب تک پہونچتی ہے۔ پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ جب وہ دل و جان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفر اللہ کرتے جاتے ہیں۔ مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوص دل سے چاہی جائے۔ اور آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے۔" (الحکم۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۷ء)

فوری ضرورت

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے کارکنان کی فوری ضرورت ہے

(۱) لیڈی ڈاکٹر جو میڈیکل گریجوایٹ ہوں۔ اور زچگی و زنانہ امراض کے مریضوں کا اچھا تجربہ رکھتی ہوں۔

(۲) زنانہ وارڈ کے لئے تربیت یافتہ نرس جو باقاعدہ سند یافتہ ہوں۔ اور مریضوں کی نرسنگ کا اچھا تجربہ رکھتی ہوں۔

(۳) ریڈیوگرافر جو ایکسرے مشین کے چلانے کا اچھا تجربہ رکھتا ہو۔ ہسپتال کی ایکسرے مشین اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہنچ گئی ہے۔ اور انشاء اللہ العزیز چند دنوں میں فٹ ہونے والی ہے۔ لہذا اس آسامی کے لئے فوری ضرورت ہے۔

درخواست دہندگان جملہ کوائف مثلاً عمر۔ ولدیت۔ اپنے فن کی سند اور تجربہ وغیرہ درخواست کے ساتھ بھجوائیں۔ اور مقامی امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق بھی ساتھ شامل کریں۔ نیز یہ بھی تحریر کریں۔ کہ کم از کم کتنی تنخواہ پر وہ یہاں آنے کے لئے تیار ہوں گے۔ درخواستیں خاکسار کے نام آنی چاہئیں۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

انسانی تمدن کی پہلی منزل — صفائی

(از مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب (ریٹائرڈ) ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی راہ نمائی کے لئے جو روحانی و تکوینی نظام مقرر فرمائے ہیں۔ ان کو پورے طور پر ماننے اور ان پر عمل کرنے ہی دینی و دنیوی صحت و سلامتی حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر ان سے بے پرواہی کی جائے تو حقیقت یہی ہے کہ انسان کا نہ کوئی اصول رہتا ہے اور نہ زندگی کا پروگرام۔ بلکہ ہر کام جذباتی ہو جاتا ہے ترقی کے لحاظ سے انسان کی یہ منزل یعنی جسمانی حالت تکوینی نظام کے ماتحت آتی ہے۔ اخلاقی اور روحانی حالتیں روحانی نظام کا حصہ ہیں۔

اس وقت جسمانی حالت کے متعلق بعض عام اصول خاکسار عرض کرتا ہے تا جسم میں تندرستی و پاکیزگی پیدا ہو کر اگلی حالتوں تک رسائی آسان ہو جائے۔

(۱) ہر قسم کے گند سے کلی طور پر پرہیز کیا جائے۔ گند سے مراد صرف غلاظت ہی نہیں مٹی (dust) بھی اس میں شامل ہے۔ خصوصاً جب وہ اڑ رہی ہو تو اس سے بہت بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ ناک اور گلے کی لطیف جھلیاں متورم ہو کر ذہنی بے چینی پیدا کرتی ہیں۔ پھر یہ ہوا کے ساتھ اندر جانے اور کھانے پینے کی چیزوں پر پڑنے کی وجہ سے بہت سی بیماریوں کا موجب ہوتی ہے اور بیماریوں کے جراثیم اندر پہنچانے کا بڑا ذریعہ ہے دوسرے لفظوں میں انسانی صحت کا یہ دشمن جسم کے ہر محاذ پر ہر وقت حملہ کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر اس غنیم کی مدافعت کے لئے بھی بڑی طاقت رکھی ہے ورنہ دشمن کی اس قدر بہتات کے مقابلہ میں زیست ایک حقیر سی چیز بن کر رہ جاتی۔ لیکن یہ طاقت جہاں اور جب بھی کمزور ہو جاتی ہے تو دشمن فوراً حملہ کر دیتا ہے اور انسان بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بنا بریں گھروں اور گلیوں اور بازاروں میں سوکھا جھاڑو نہ دیا جائے اور نہ ہی کمروں میں Dry dusting کیا جائے یعنی جھاڑن مار مار کر صفائی نہ کی جائے فرش کو دھویا جائے یا بڑا اسفنج گیلا کر اور نچوڑ کر صاف کیا جائے۔ کچا فرش چھڑکاؤ کے بعد صاف کیا جائے۔ گھروں میں تمام طور پر عادت نہ ہونے کی وجہ سے ایسے طریق کی مخالفت کی جاتی ہے۔ لیکن نرمی اور حکمت سے خصوصاً بچوں کو شروع ہی سے سمجھانے سے اس عادت کی اصلاح ہو سکتی ہے بشرطیکہ مائیں مخالفت نہ کریں۔ پھر اس میں مردوں کے تعاون کی بھی ضرورت ہے۔ مرد عموماً اپنے آپ کو ایسی باتوں سے بے نیاز سمجھتے ہیں حالانکہ گھروں میں انہیں حسب فرصت و ضرورت رہنمائی و مدد کرنی چاہیئے۔

گلیوں اور بازاروں کی صفائی بھی چھڑکاؤ کے بعد آہستہ آہستہ کرنی چاہیئے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ ایسی صفائی رات کو کی جائے۔ جب لوگوں کی آمد و رفت نہ ہو۔ اور دکانیں بند ہوں۔

باورچی خانوں میں اس امر کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ وہاں ذرا بھی گرد اڑنے نہ پائے۔ وہاں اگر جوتے لے کر جائیں تو ممکن ہے ان کے تلووں میں باہر کی گندی مٹی لگی ہوئی ہو۔ جس میں کسی مریض کے تھوک یا بول و براز کی آمیزش ہو۔ ہاں اگر کھانے پکانے اور برتن رکھنے کی جگہ اونچی ہو تو دوسری بات ہے

(۲) دوسری چیز جو انسان کی صحت کو نقصان پہنچانے کا اہم ذریعہ ہے گھریلو مکھیاں ہیں لہٰذا ان سے بھی پرہیز ضروری ہے لیکن اس بارہ میں بھی از حد غفلت برتی جاتی ہے۔ مکھیاں گند اور تھوک وغیرہ پر بیٹھ کر کھانے پینے کی اشیاء اور برتنوں پر بیٹھتی ہیں اور اس طرح بیماری پھیلانے کا ذریعہ بنتی ہیں لہٰذا تمام کھانے پینے کی اشیاء ڈھانپ کر رکھی جائیں۔ اسی طرح برتن استعمال کے بعد فوراً دھو کر ڈھانپ دیئے جائیں مکھیوں کو مارنے کے لئے Fly Tangle foot اور Fly swats استعمال کئے جائیں۔

روٹی کے ٹکڑے سالن اور پھل و سبزی وغیرہ کے چھلکے زمین پر نہ پھینکے جائیں۔ بلکہ ایک ٹین میں جو اس کام کے لئے مخصوص ہو ڈال کر ٹین کا ڈھکنا بند کر دیا جائے جہاں سے خاکروب اٹھا لے جائے گی۔ گھروں میں یہ کہہ کر کہ خاکروب صاف کرے گی ایسی چیزیں ادھر ادھر پھینک دی جاتی ہیں۔ حالانکہ اس سے جہاں فرش خراب ہو گا وہاں ہزاروں مکھیاں ان پر بیٹھ چکی ہوں گی۔ درحقیقت یہ بھی ان سستیوں میں سے ایک ہے جو ہمارے گلے کا ہار بنی ہوئی ہے۔

اسی طرح نالیوں اور ٹٹیوں کو صاف رکھا جائے۔ ٹٹیوں کے فرش کو براہ راست بول و براز کے لئے استعمال کرنا درست نہیں بلکہ اس کام کے لئے ٹین استعمال کئے جائیں جنہیں بعد میں لکڑی وغیرہ کے ڈھکنے سے بند کر دیا جائے۔ گھروں میں سوائے ٹٹی کے کسی دوسری جگہ کو بول و براز کے لئے استعمال نہ کیا جائے عموماً بچوں کے متعلق اس احتیاط کو مد نظر نہیں رکھا جاتا۔ ان کے لئے ڈھکنے والا لوہے چینی کا برتن بہت مفید ہے۔

میرے خیال میں جب تک ہمارے ملک میں گند صاف کرنے کا کام انسان پیشہ کے طور پر کرتے رہیں گے اس جہت سے کسی قسم کی ترقی مشکل ہے دوسرے ملکوں میں اس کام کے لئے پیشہ ور نہیں ہوتے اس لئے وہاں کے لوگوں نے اس کے دوسرے ذرائع مثلاً فلش اور ٹرنچ سسٹم دریافت کر لئے ہیں۔ لیکن ہماری حالت ویسی کی ویسی ہے۔ سڑکیں صاف کرنا یا کوڑا کرکٹ اٹھانا دوسری چیز ہے۔ گھر میں یا باہر سڑکوں وغیرہ پر تھوکنا بھی اچھا نہیں۔ اس کے لئے پھٹے ہوئے صاف کپڑوں کے ٹکڑے بہتر رہتے ہیں جنہیں بعد میں جلا دیا جائے یا کوڑے کرکٹ کے ٹین میں ڈال دیا جائے بلغم جھوڑ پر گند نہ پھینکا جائے اور وہ بھی آبادی کے نزدیک، کھلی جگہ کو بول و براز کے لئے استعمال کیا جائے۔

برتنوں کو کبھی بھی فرش پر الٹا نہ رکھا جائے اور نہ ہی انہیں سطحی مٹی سے صاف کیا جائے بلکہ صابن سے یا راکھ سے صاف کیا جائے۔ عند الضرورت صاف جگہ سے کھودی ہوئی مٹی کا مضائقہ نہیں بلکہ بعض اوقات ضروری ہے جیسا کہ ارشاد نبوی کے ماتحت کتے کے برتن کو منہ لگانے کے بعد۔

(۳) کچی سبزی جیسے سلاد اور ٹماٹر وغیرہ اور پھل گاڑھے پانی میں Potash Permanganate Lotion میں کم از کم نصف گھنٹہ ڈبو رکھنے کے بعد اگر استعمال کئے جائیں تو زیادہ بہتر ہے

(۴) ہاتھوں کو نماز کے وقت تو دھوتے ہی ہیں اس کے علاوہ کھانا کھانے سے پہلے صابن سے یا اچھی طرح ۳ بار دھویا جائے۔ بول و براز اور ناک صاف کرنے کے بعد تو ہاتھوں کو بالخصوص اچھے صابن سے دھونا بہتر ہے اس بات کا خیال رہے کہ گندا ہاتھ کسی برتن یا کپڑے کو نہ لگے۔

(۵) ملیریا کی روک تھام کے لئے رات کو مچھر دانی لگا کر سونا بہت ضروری ہے۔ مچھر دانی کے اندر جانے سے پہلے اور علی الصبح بدن کے کھلے حصوں پر مچھر کا تیل مل لیا جائے۔ (Mosquito repellent) ہمارے ملک میں لوگ گھر کے لئے اور سامان تو خوشی خوشی خرید لیں گے لیکن مچھر دانی کا جو بہت ہی مفید چیز ہے کم خیال کریں گے۔ مچھر دانی میں گرمی کا عذر کوئی اہمیت نہیں رکھتا صرف عادت کی ضرورت ہے۔

(۶) دودھ ہمیشہ ابال کر پیا جائے۔

(۷) مخدوش جگہوں مثلاً جوہڑ یا بند نالے سے پانی پینا خطرہ سے خالی نہیں۔ اسی طرح گہرے گڑھے (کھڈیں) کے اندر بول و براز ڈالنا بہت ہی خطرناک ہے خصوصاً جب وہ پانی پینے کے لئے استعمال ہوتا ہو۔ جیسا کہ ربوہ میں بعض مکانوں میں شاید ایسا ہوتا ہے لیکن وہاں یہ پانی (SUB-SOIL) پینے کے لئے استعمال نہیں کرتے۔

(۸) ٹائیفائیڈ اور ہیضہ کا ٹیکہ سالانہ اور چیچک کا ٹیکہ دو سال (سوائے وبا کی صورت میں) کے بعد لگانا چاہیئے۔

نوٹ (۱) :- کئی لوگ ان باتوں کو وہم کہہ کر یا معمولی سمجھ کر ٹال دیں گے اور یہی دونوں افراط و تفریط کی راہیں ہیں جن سے اسلام نے منع کیا ہے۔ وسطی طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت پر عمل کیا جائے۔ اور قانون شریعت کے مطابق بھروسہ اور توکل اسی کی ذات پر ہو اور یہی صحیح تقویٰ ہے۔ مومن کے لئے آسان راہ یہ ہے کہ دین کو کلی طور پر اپنے اوپر وارد کر لے۔ پھر دنیا بھی دین کا حصہ بن جائے گی۔

(۲) گھروں میں صفائی کی ان باتوں کو عملی جامہ پہنانا زیادہ تر عورتوں (عورت آدمی کا نصف (لطیف) بہترین ہے جس کا مرکز گھر ہے) سے متعلق ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ لڑکیوں کی تعلیم سکولوں اور کالج میں لڑکوں کی طرح ہی ہے جس کی وجہ سے بجائے قدرتی فرائض کو بحسن وجوہ سمجھنے اور ان کو سرانجام دینے کے ان کے ذہن بھی عموماً لڑکوں کی طرح نوکریوں کے خواب دیکھتے رہتے ہیں۔ نصاب کا مقرر کرنا ہمارے اختیار میں نہیں اور اس غلط مغربی طریقہ تعلیم کے نتیجے میں دن بدن قدرتی فرائض سے نفور پیدا ہو رہا ہے لیکن ہماری جماعت کے دینی اداروں کا فرض ہے کہ وہ اس کمی دینی تعلیم اور عملی تربیت سے جہاں تک ممکن ہو سکے دور کرنے کی کوشش کریں ورنہ مغرب کی طرح ہمارے ملک میں بھی گھروں کا امن اٹھ جائے گا۔ ہماری بہنیں دوسروں کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکتی ہیں ۔

درخواست دعا

ہمشیرہ صاحبہ سیدہ شوکت ہیڈ مسٹرس اسلامیہ گرلز سکول سیالکوٹ عرصہ دو سال سے بیمار ہیں تشخیص کے بعد دماغ کا اپریشن ہو رہا ہے کیونکہ اس میں رسولی ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید عبد الغفور سیالکوٹ)

اذکروا موتکم بالخیر

محترم مولوی غلام رسول صاحب افغان مرحوم

از عبد الکریم صاحب ابن مولوی غلام رسول صاحب مرحوم

(۲)

جب پاکستان، ہندوستان بنا تو آپ نہایت مغموم رہا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جب قادیان یہ پیغام بھیجا کہ احباب سے پوچھا جائے کہ قادیان کو کچھ عرصہ کے لئے چھوڑ دیا جائے یا وہیں لڑ کر شہید ہو جانا چاہیئے۔ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے مسجد مبارک کی امامت آپ کو سونپی تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرے والد صاحب نے بڑے جوش سے مسجد مبارک میں کھڑے ہو کر یہ کہا کہ "جب ہماری ہر چیز یہاں ہے ہمارے مسیح موعود علیہ السلام یہاں ہیں۔ دیگر اکابر یہاں ہیں۔ تو ہم اس جگہ کو چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں۔ ہمیں ایک ایک کو یہاں شہید ہو جانا چاہیئے۔ میرے والد صاحب کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عشق تھا۔ جب حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ کے ہاں صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ پیدا ہوئے تو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے میرے والد صاحب کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ غلام رسول اپنی بیوی کو اجازت دو کہ میرے پوتے ظفر احمد کو دودھ پلائے۔ حضرت اماں جان نے فرمایا تم یہیں میرے مکان کے نچلے حصہ میں رہو۔ اور تمہاری بیوی ظفر احمد کو دودھ پلائے۔ چنانچہ میرے والدین حضرت اماں جان کے نچلے حصہ میں رہنے لگے۔ آپ ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرنے میں سختی سے پابندی کرتے تھے۔ اور مجھے اکثر کہا کرتے تھے کہ میں مسجد اقصیٰ میں نماز باجماعت ادا کیا کروں۔ اور پھر جلدی آکر دوکان پر بیٹھوں تاکہ میرے والد صاحب مسجد مبارک میں نماز ادا کر سکیں۔

ایک دفعہ میں کھیل کود سے شام کے وقت دیر سے پہنچا۔ مسجد مبارک میں نماز ہو چکی تھی۔ والد صاحب غصہ میں بھرے ہوئے تھے۔ گھر سے جب کھانا آیا تو آپ نے کھانا نہ کھایا اور کہا کہ جب تک میں کل مغرب کی نماز باجماعت ادا نہ کر لوں میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اس وقت آپ کے پاس مولوی اسمٰعیل صاحب مرحوم بیٹھے تھے۔ مولوی صاحب مرحوم نے سمجھایا کہ اس میں آپ کا کچھ قصور نہیں۔ کیونکہ آپ سے نماز آپ کے لڑکے عبد الکریم کی عدم موجودگی کی وجہ سے قضا ہوئی ہے قصور عبد الکریم کا ہے نہ کہ آپ کا۔ والد صاحب نے جواب دیا کہ مولوی صاحب یہ بھی میرا قصور ہے کہ کیوں میں نے عبد الکریم کی تربیت اس رنگ میں نہیں کی کہ اسکو نماز باجماعت کا احساس شدت سے ہو۔ والد صاحب واقعی سارا دن بھوکے رہے۔ اور دوسرے دن مغرب کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر کھانا کھایا۔

آپ عبادت الٰہی وقت مقررہ پر ادا کرنے کو خاص اہمیت دیتے۔ ربوہ میں جن دنوں میں جامعہ احمدیہ میں پڑھا کرتا تھا۔ میں اپنے ایک دوست مولوی محمد جمیل صاحب مولوی فاضل جو ان دنوں بہشتی مقبرہ کے دفتر میں کام کرتے ہیں کے کوارٹر میں مقیم تھا۔ میرے والد صاحب ربوہ جلسہ پر تشریف لائے۔ میں نے اور مولوی محمد جمیل نے اپنے مہمان مشترکہ طور پر ایک ہی کمرہ میں زمین پر کسیر ڈال کر ٹھہرا دئے۔ اور دوسرے کمرہ میں ہمارے جامعہ احمدیہ کے کچھ دوست جو جامعہ احمدیہ سے فارغ ہو چکے تھے۔ اور جلسہ پر آئے تھے، ٹھہرائے۔ ہم رات تقریباً دس بجے ڈیوٹیوں سے واپس آ کر باتیں کرنے لگے تقریباً ڈیڑھ بجے رات آپ اٹھے۔ اور وضو کرنے لگے۔ ہم خاموش ہو کر سونے کی فکر میں لحافوں میں دبک گئے۔ والد صاحب نے باہر ہی برآمدے میں تہجد شروع کر دی اور آہستہ آہستہ قرآن مجید پڑھنے لگے آپکی عادت تھی کہ آپ دو رکعت میں ایک سپارہ پڑھا کرتے۔ اور آپ نے اسی لئے قرآن کریم کے باقی ماندہ سپارے جو آپکو حفظ نہیں تھے آخری عمر میں حفظ کر لئے تھے اور کہا کرتے تھے الخیر کلہ فی القرآن خیر آپ نے دو رکعت نماز کے بعد ہمارے کمرے کی بتی جلائی اور مجھے کہا کہ بیٹا اٹھو اب سونے کا وقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس وقت نصف آسمان پر بھیجا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ نیکی کمائیں۔ میں نے بیدار شخص کی طرح فوراً کہا کہ ابا جان آپ چپکے میں ابھی آیا اور میں کمبل لے کر اٹھ کر کوارٹر کے باورچی خانہ (جہاں ہم نے چارپائیاں اور سامان رکھا ہوا تھا) لیٹ رہا۔ ابا جان دوسری دفعہ پھر کمرہ میں دیکھ کر چپکے ہو رہے اور تلاش نہیں کی۔ پھر اذان کے بعد دو رکعت سنت ادا کر کے کچھ عرصہ قرآن کریم پڑھتے رہے۔ بعد ازاں اچانک باورچی خانہ میں جھانکے۔ اور بڑے غصہ میں کہا کہ عبد الکریم بہت افسوس ہے۔ تم نے وہ وقت تو کھو دیا۔ اب فرضی نماز اگر تم باجماعت ادا نہ کرو تو تمہاری تعلیم کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ تم تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے زیادہ موجب سزا قرار پاؤ گے۔ میں نے کہا کہ نہیں ابا جان مسجد میں چلیں میں آپ کے پیچھے آ رہا ہوں۔ آپ نے کہا کہ مجھے مسجد میں ملنا میں بہت اچھا کہکر اٹھ بیٹھا۔ لیکن چونکہ ہم رات بہت دیر تک جاگتے رہے تھے۔ لہذا میں پھر سو گیا۔ آپ نماز سے فراغت پا کر درس سننے کے بعد مسجد مبارک میں مجھے ڈھونڈتے رہے۔ مجھے نہ پا کر گھر آئے اور مجھے چارپائی سے پکڑ کر گھسیٹ دیا اور کہا کہ تم شیطان ہو استغفار کرو یہ شیطانی نیند تم پر سوار ہے۔ میں نے اپنی نالائقی کی وجہ سے یہ کہا کہ ابا جان جوانی کی عمر میں اسی طرح نیند آ جایا کرتی ہے آپ نے فرمایا میں یہ بات تمہیں کہنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن شاید اس کے سننے سے تمہاری اصلاح ہو جائے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جوانی کی عمر میں اس بڑھاپے کی عمر سے زیادہ نمازیں ادا کیا کرتا تھا۔ بلکہ اب تو میں تھک جاتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے بتایا کہ جوانی کی عمر میں میں اور مولوی عبد العزیز صاحب بھامبڑی کے والد صاحب مرحوم بہت گہرے دوست تھے۔ اور ہم عام طور پر تہجد کا مقابلہ کیا کرتے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ عشاء کی نماز کے بعد سے ہم لوگ تہجد شروع کرتے اور ہم لوگ اسی طرح نماز کو شروع رکھتے اور پھر صبح کی نماز ہو جاتی اور ہم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد واپس جاتے اور ہم دونوں بہت خوش ہوتے کہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے دوسرے سے شکست کھائی ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو تمہیں کم از کم نماز باجماعت تو ادا کرنی چاہیئے میرے لئے نہیں بلکہ اپنے لئے کیونکہ تمہیں مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے اور پھر مجھے خود مسجد کی طرف لے گئے اور نماز ادا کروائی۔

ابھی ابھی کا واقعہ ہے جب میں ملازم ہوا تو مجھے بلایا اور کہا کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ساری عمر اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ایک لقمہ اور نہ ایک گھونٹ حرام کھایا پیا ہے۔ لہذا اب تم ملازم ہوئے ہو تمہیں بھی میرے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ حرام حلال رزق میں فرق کر کے کھانا چاہیئے آپ آخری دو سال میں دنیا کی تمام نعمتوں سے متنفر تھے۔ ہر وقت قرآن مجید کے درس و تدریس میں مصروف رہتے اور مجھے اکثر کہا کرتے کہ قرآن مجید میں اللہ ہے۔ اگر اس کی درس و تدریس کو تم لوگ جاری رکھو گے تو تمہارے لئے رزق کی کبھی کمی نہیں آئیگی ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ گھر میں شاید دو تین چیزیں پکی ہوئی تھیں۔ آپ نے اس کو برا منایا۔ لیکن آپ کی عادت تھی کہ آپ غصے کا اظہار سختی سے نہیں کیا کرتے تھے بلکہ بسا اوقات موزوں طریق سے کر دیا کرتے تھے آپ نے پانی اور نمک میں بکر کھانا کھانا شروع کر دیا۔ میرے اس استفسار پر کہ اتنی اچھی چیزیں پکی ہیں۔ آپ کیوں نہیں کھاتے۔ آپ نے فرمایا کہ بیٹا اتنی چیزیں کھا کر اگلے جہان میں مشکل درپیش آئیگی۔ اس لئے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ یہ دنیا ایک مسافر خانہ ہے اور ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر ورد زبان رہتا کہ

اس جائے پر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بستاں سرائے ہے

آخر میں میں تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس کرتا ہوں کہ وہ مرحوم کے لئے خدا تعالیٰ سے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔

اعانت الفضل

چوہدری فضل قادر صاحب جو پہلے محکمہ ادمی سپلائی آزاد کشمیر میں سوا لدار کلرک تھے۔ اب جمعدار کلرک مقرر ہو گئے ہیں۔ آپ قبل ازیں اٹھوال ضلع گورداسپور کی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ نے اس خوشی میں مبلغ سات روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب کو یہ ترقی مبارک کرے اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین اللھم آمین۔ (مینیجر الفضل)

ولادت

مکرم ظریف احمد صاحب کمپونڈر فضل عمر ہسپتال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تین لڑکیوں کے بعد مورخہ ۹/۹/۵۹ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ کریم نومولود کو لمبی عمر عطا فرمادے۔ اور خادم دین بنائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع

بمقام ربوہ بتاریخ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۵۹ء

"خادم وہ ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے۔ خدام کے لئے اپنے آقا کے قرب کا ایک ذریعہ سالانہ اجتماع میں شمولیت بھی ہے آئیے اور اپنے خادم ہونے کا ثبوت دیجئے!

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خدام الاحمدیہ گوجرہ کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد

گوجرہ سے تقریباً چار یا پانچ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں سیلاب کی زد میں آگیا۔ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ گوجرہ نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مجلس کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔

(۱) گوجرہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع چک ۲۶۷ جیا نوالہ کو سیلاب سے بچانے کی خاطر لوگوں نے حفاظتی بند بنانا شروع کیا۔ چنانچہ مجلس گوجرہ کا ایک وفد مؤرخہ ۹ اگست کو صبح سات بجے قائد صاحب کی نگرانی میں اس حفاظتی بند کو بنانے کے لئے روانہ ہوا اور تقریباً تین گھنٹے کام کرنے کے بعد دس بجے واپس لوٹا۔ بند بنانے والوں اور سیلاب زدگان کے بیٹھنے کے لئے دس روپے کی صفیں خرید کر دیں۔

(۲) اتنے عرصہ میں دوسرے وفد نے ایک گندم کی بوری کا انتظام کر کے اسے پسوا کر روٹیاں لگوائیں۔ اور سالن وغیرہ کا بھی انتظام کیا۔

(۳) گوجرہ سے ایک گاؤں کو یہاں تقریباً ساڑھے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے سیلاب کی زد میں آچکا تھا۔ اور اس گاؤں کے لوگ اونچے ٹیلے پر جو کہ گاؤں سے باہر پناہ لئے ہوئے تھے۔ چنانچہ مجلس گوجرہ کا تیسرا وفد تقریباً ۱۱ بجے تیار کردہ کھانا لے کر اس گاؤں کے لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے گیا۔ تقریباً آٹھ صد آدمیوں کو کھانا کھلایا گیا۔ شام پانچ بجے کے بعد وفد واپس لوٹا۔

ان کے علاوہ سیلاب زدگان کے سامان کو بھی مکانوں سے باہر نکال کر محفوظ جگہوں پر پہنچانے میں امداد کی۔

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

(۱) میری ہمشیرہ آمنہ بی بی صاحبہ عرصہ آٹھ ماہ بیمار رہ کر ۲۵ اگست کو ساڑھے تین بجے بعد دوپہر ربوہ میں داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے کریم سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وفات پر والدین اور بہن بھائی بوجہ بارشوں اور راستہ کی خرابی کے نہ آسکے۔ اس لئے ان کے لئے بڑا صدمہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور درجات کو بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(مقبول حسین جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲) میری والدہ صاحبہ مسماۃ فتح بی بی عرف فتیاں سابقہ سکونت بھینی بانگر تحصیل گورداسپور مؤرخہ ۲-۹-۵۹ بوقت چھ بجے شام وفات پاگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(عبدالعزیز احمدی بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ)

(۳) میرے بڑے بھائی عزیزم عبدالعزیز سیکرٹری مال جماعت [illegible] مورخہ ۲۲ اگست کو حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے پیچھے دو لڑکیاں بعمر ۲ سال و چھ ماہ [illegible] چھوڑ گئے ہیں۔ احباب مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(عبدالحی ڈنگوی سابق ہیڈ [illegible] حال لاہور)

شوریٰ انصار اللہ کیلئے نمائندگان کا انتخاب

زعماء / زعمائے اعلیٰ انصار اللہ سے گذارش ہے کہ شوریٰ انصار اللہ کے لئے حسب قواعد نمائندگان کا انتخاب کروا کے مرکز کو ان کے اسماء گرامی سے جلد مطلع فرمائیں۔ بیس یا ان سے کم اراکین ایک نمائندہ بھجوا سکتے ہیں۔ زعماء، زعماء اعلیٰ بحیثیت عہدہ شوریٰ کے نمائندے ہوں گے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

یکم اکتوبر تا ۱۴ اکتوبر

جیسا کہ قبل ازیں الفضل اور خالد میں اعلانات کئے جا چکے ہیں۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کے سالانہ انتخابات کے لئے مرکز کی طرف سے یکم اکتوبر تا ۱۴ اکتوبر ۵۹ء کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ تمام مجالس کا فرض ہے کہ وہ اس عرصہ میں حسب قواعد نئے سال کے لئے قائدین کا انتخاب کر کے مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔ رپورٹ انتخاب کے لئے مرکز کی طرف سے ایک مطبوعہ فارم مقرر ہے جو جملہ مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ جن مجالس کے پاس چند دنوں تک مطبوعہ فارم چند دنوں تک نہ پہنچیں وہ مرکز سے از خود لکھ کر منگوا لیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضرورت مند نوجوانوں کے لئے

(۱) واٹر اینڈ پاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں ضرورت } ۱۔ اکاؤنٹنٹس گریڈ ۲۵۰-۱۵-۴۰۰ بالمقطع۔ شرائط سیکنڈ کلاس گریجوایٹ عمر ۲۳ تک۔ ۲۔ سینئر کلرکس گریڈ ۱۵۰-۱۰-۳۰۰ بالمقطع۔ شرائط انٹرمیڈیٹ عمر ۲۳ تک۔ ۳۔ جونیئر کلرکس گریڈ ۱۲۵-۵-۲۵۰ بالمقطع۔ شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۲۳ تک ٹائپ کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح۔ (پ ٹ ۹-۹-۵۹)

(۲) امتحان بوائلر کمپنی ٹنسی } آئندہ امتحان بذا ۹ تا ۱۲ اکتوبر برٹ انسٹی ٹیوٹ میو روڈ لاہور میں ہوگا۔ (پ ٹ ۹-۹-۵۹)

(۳) امتحان داخلہ لنڈن سکول آف اکنامکس } امتحان داخلہ بیچلر ڈگری و ڈپلومہ لنڈن سکول آف اکنامکس و پولیٹیکل سائنس لنڈن ۱۲ تا ۶ کو پشاور۔ لاہور۔ کراچی۔ سندھ۔ ڈھاکہ و راج شاہی میں ہوگا۔ تین گھنٹے کا عام واقفیت کا ایک ہی پرچہ ہوگا۔ شرائط: سیکنڈ کلاس ماسٹرز ڈگری یا پلس ڈگری۔ فیس امتحان و دیگر اخراجات اس پاکستانی یونیورسٹی میں ادا ہوں گے جس میں امیدوار شامل امتحان ہوگا۔ درخواستیں مشتمل بہ مفصل کالج و یونیورسٹی کیریئر بقید تاریخ و امتحانات پاس کردہ و مضامین نومبر ۵۹ء تک معرفت پاکستان ہائی کمیشن ایجوکیشنل اتاشی ۳۰ لاؤنڈیز سکوائر Lowndes Square لنڈن ایس ڈبلیو آئی (حسب اعلان سیکرٹری نارن انفارمیشن بورڈ پنجاب یونیورسٹی، مصدقہ نقول اسناد شامل ہوں (پ ٹ ۱۰-۹-۵۹)

(۴) کوآپریٹو کالج لائلپور } کلاسیں نومبر میں شروع ہوں گی۔ امتحان زیر انتظام ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن کامیاب پر گورنمنٹ ڈپلومہ کوآپریشن و اکاؤنٹینسی۔ عرصہ تعلیم ۹ ماہ (ستمبر تا مئی) عملی تعلیم ۳ ماہ۔ اختیاری مضامین پر تھیسز۔ مضامین چار شرائط گریجوایٹس (اکنامکس والوں کو ترجیح) بی کام۔ بی۔ ایس سی (زراعت) (پ ٹ ۱۰-۹-۵۹)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شریف احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور سندھ کا لڑکا چند دنوں سے بیمار ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(فضل کریم قریشی رکی ضلع شیخوپورہ)

(۲) میری لڑکی سیدہ شاہدہ بانو متعلمہ جماعت نہم تین ہفتہ سے بعارضہ بخار و درد شکم شدید بیمار اور بہت کمزور ہوگئی ہے۔ احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

(سید احمد علی سیالکوٹی مربی جماعت احمدیہ لائلپور)

(۳) میرا لڑکا مرزا الیاس احمد چند یوم سے کراچی میں بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(میاں محمد یعقوب ربوہ)

مزدوروں کیلئے مکانات کی فراہمی ضروری قرار دے دی جائیگی

وزارت قانون کے ماہرین آرڈیننس کو آخری شکل دے رہے ہیں

لاہور ۱۴ ستمبر۔ عنقریب حکومت پاکستان ملک بھر کے صنعتی کارخانوں میں کام کرنے والوں کے لئے مکانات کی فراہمی ضروری قرار دے دیگی۔ اس سلسلے میں ایک آرڈیننس کا مسودہ وزارت قانون کے ماہرین کے زیرِ غور ہے جسے وہ آخری شکل دینے میں مصروف ہیں۔

اس آرڈیننس کا اطلاق ایسے صنعتی کارخانوں پر ہوگا۔ جن میں مستقل طور پر پانچ سو یا اس سے زیادہ کارکن کام کر رہے ہیں۔ ہر کارخانے اس آرڈیننس کی زد میں آئیں گے ان میں نجی صنعتی کارخانے۔ ریلوے۔ بندرگاہیں کانیں۔ تیل اور قدرتی گیس کے چشمے نیز مرکزی صوبائی اور بلدیات کے زیرِ اہتمام چلنے والی دوسری فیکٹریاں شامل ہیں۔

حکومت پاکستان متذکرہ قانونی اقدام کرنے کے علاوہ ملک میں صنعتی مزدوروں کے مکانات کی کارپوریشن کے قیام پر بھی سنجیدگی سے غور کر رہی ہے جو مزدوروں اور کاریگروں کی مکانات کی تعمیر کے لئے نہایت آسان قسطوں پر قرض دے گی۔ تجویز یہ ہے کہ اس کارپوریشن کے لئے حکومت اور کارخانہ دار روپیہ فراہم کریں تاکہ یہ مکانات سے متعلق مزدوروں کی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو سکے۔

متذکرہ مسودہ قانون کے مطابق ہر کارخانہ دار کے لئے ضروری قرار دیا جائے گا کہ وہ ایک سال کے اندر اندر اپنے مستقل ملازمین کے ہر شعبے کے دسویں حصے کے لئے مکانات فراہم کرے۔ یہ کارخانہ دار اس وقت تک ہر سال مکانات کی اتنی تعداد تعمیر کرتے رہیں گے جب تک قانون میں دی گئی حد پوری نہ ہو جائے مکانات کا معیار وہی ہوگا جو حکومت کے منظور کردہ سپرنٹنڈنگ انجینئر کی طرف سے منظور کیا جائے گا۔ یہ مکانات مزدوروں اور کاریگروں کی ملازمت کے تقدم و تاخر کے اعتبار سے الاٹ کئے جائیں گے۔ یعنی سینئر ملازم کو پہلے اور جونیئر کو بعد میں مکان فراہم کیا جائے گا۔ جن ملازموں کو برطرف یا ملازمت سے الگ کر دیا جائے گا یا جو ملازم ریٹائر ہو جائیں گے وہ کام سے علیحدہ ہونے کے دو ماہ بعد کارخانے کی طرف سے فراہم کردہ مکانات خالی کر دیں گے۔ جو کارخانہ دار اپنے ملازموں کی کم سے کم مقررہ تعداد کے لئے مقررہ مدت کے اندر اندر مکانات فراہم نہیں کریگا وہ قابل تعزیر متصور ہوگا۔ اور اسے پچاس روپیہ فی ملازم فی ماہ کے حساب جرمانہ کیا جائیگا فروگذاشت کرنے والا کارخانہ دار جو آرڈیننس کی کسی اور دفعہ کی بھی خلاف ورزی کرے گا جو اس کے تحت مرتب ہونے والے کسی ضابطے کی تعمیل نہیں کرے گا۔ اسے چھ ماہ قید تک سزا یا پانچ ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔۔۔

اس وقت ملک میں ایسے کارخانوں کی تعداد چار سو اسی ہے۔ جن میں پانچ یا اس سے زیادہ مزدور کام کرتے ہیں۔ ملک میں جن کارخانوں میں بیس یا اس سے زیادہ مزدور کام کرتے ہیں ان کی تعداد چھ ہزار سات سو ستائیس ہے۔ جن کارخانوں یا فیکٹریوں میں پانچ سو سے نو سو ننانوے مزدور یا کاریگر کام کرتے ہیں ان کی تعداد دو سو انچاس ہے۔ جن کارخانوں میں ایک ہزار سے لے کر ایک ہزار نو سو ننانوے مزدور کام کرتے ہیں۔ ان کی تعداد ایک سو دس ہے۔ جن کارخانوں نے دو ہزار یا اس سے زیادہ مزدوروں کو کام پر لگا رکھا ہے ان کی تعداد صرف ایک سو دو ہے۔

بھارت کیلئے روسی قرض

ماسکو ۱۴ ستمبر۔ تاس ایجنسی کی اطلاع کے مطابق بھارتی اقتصادی وفد نے ایک معاہدے پر دستخط کر دئے ہیں۔ جس کے مطابق روس بھارت کو ڈیڑھ ارب روبل قرض دے گا جو سینتیس کروڑ پچاس لاکھ امریکی ڈالر کے برابر ہوتے ہیں روس کی طرف سے بھارت کو یہ قرض اس لئے دیا جا رہا ہے کہ بھارت اپنے پنجسالہ ترقیاتی منصوبہ کی تکمیل کر سکے اور روس سے اپنی تجارت بڑھا سکے۔ (یہ) قرض کی شرطیں وہی ہیں جو اس سے پیشتر کے قرضوں کے لئے روسی حکومت نے بھارت پر عاید کر رکھی ہیں۔ اس کے علاوہ روس نے عہد کیا ہے کہ وہ بھارت کو تیسرے پنج سالہ ترقیاتی منصوبے کی تکمیل کے لئے فنی امداد بھی دے گا اس معاہدے پر روس کی طرف سے روس کی اقتصادی امور کی کمیٹی کے صدر مسٹر سکاچکوف نے اور بھارت کے اقتصادی امور کے ہائی کمشنر مسٹر ایل کے جھا نے دستخط کئے ہیں۔ مسٹر جھا معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد عازم بھارت ہو گئے تاس کی اطلاع کے مطابق بھارت کو اپنے تیسرے پنج سالہ ترقیاتی منصوبہ کی تکمیل کے لئے بیس ارب ڈالر کے زرمبادلہ کی ضرورت ہے۔

چاند تک راکٹ پہنچانے پر روسی سائنسدانوں کو مبارکباد

انسان دس سال تک چاند پر پہنچ سکے گا ۔ برطانوی سائنسدان

لنڈن ۱۵ ستمبر ماسکو ریڈیو نے چاند تک راکٹ پہنچانے کو سائنس کا عظیم کارنامہ قرار دیا ہے ۔ امریکہ ۔ برطانیہ ۔ جاپان ۔ مغربی جرمنی اور دوسرے بہت سے ملکوں کے سائنس دانوں نے اس کامیابی پر روسی سائنس دانوں کو مبارکباد کے تار بھیجے ہیں ۔

روس کے مشہور سائنسدان پروفیسر پوری کن نے کہا ہے ۔ اس کامیابی سے اس امر کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ کائناتی شعاعوں کی ریسرچ کے لئے چاند کی سطح پر شاہی لیباریٹریاں قائم کی جائیں ۔ اور چاند میں ایسے اڈے تیار کئے جائیں جہاں انسان دم لے کر دوسرے سیاروں کا سفر کرے ۔ اس اثنا میں ایک برطانوی سائنس دان نے روس کی اس کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انسان دس سال تک چاند تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گا

برطانیہ بھر میں ماسکو ریڈیو کے اعلان کے انتظار میں اپنا وقت سخت اضطراب کے ساتھ گذارا ۔ کیونکہ وہ اس وقت پاس و امید کے سنگم پر تھے جب ماسکو ریڈیو نے راکٹ کی کامیابی کا اعلان کر دیا تو منتظر لوگوں کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی " پاپولا " نے اپنے پہلے صفحے پر موٹے موٹے حروف میں یہ سرخی شائع کی ہے " روس کی نئی کامیابی " اخبار مذکور نے اس اطلاع کے ساتھ چاند کا نقشہ بھی شائع کیا ہے ۔

بوڈاپسٹ ریڈیو کے اعلان کے مطابق بوڈاپسٹ کی رصدگاہ نے ٹھیک اسی وقت چاند کے نوٹ لئے تھے جب روسی راکٹ چاند سے ٹکرایا تھا ۔ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ چاند سے راکٹ کے ٹکراتے ہی چاند کی سطح پر ایک سیاہ حلقہ نمودار ہو گیا تھا بعد میں اس حلقے سے کئی اور حلقے نکلتے رہے ۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بہت سے ہم مرکز دائرے بن گئے ہیں یہ دائرے ایک گھنٹہ بعد تک نظر آتے رہے سائنسدانوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ چاند کی سطح سے راکٹ کے ٹکرانے کے بعد گرد و غبار اٹھا ۔ اور غالباً سیاہ دائرے اسی گرد و غبار کے تھے ۔

کل رات روسی عوام نے راکٹ کی کامیابی سے

جماعت احمدیہ چک منگلا کا تیسرا سالانہ تربیتی جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چک منگلا میں تیسرا سالانہ تربیتی جلسہ ۲۰ ستمبر بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے ۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ کثرت سے شریک ہوں ۔ سرگودھا ۔ ربوہ اور جھنگ سے آنے والے احباب کو چنڈ بوالی جھنگ لائن پر سوہاگا ریلوے اسٹیشن پر اترنا ہوگا ۔ چک منگلا ریلوے اسٹیشن سوہاگا سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ سرگودھا اور ربوہ سے آنے والے دوست ۱۹ ستمبر بروز ہفتہ شام کی گاڑی سے آئیں تو صبح جلسہ میں شامل ہو سکیں گے ۔ یہ گاڑی سرگودھا سے تقریباً ساڑھے چھ بجے شام سوہاگا کے لئے روانہ ہوتی ہے ۔ ربوہ کے احباب کو وہ گاڑی چنڈ بوالی سے ۷½ بجے شام مل سکے گی جو چناب ایکسپریس سے کراس کرتی ہے ۔ جھنگ کے دوست اتوار کے روز صبح کی گاڑی سے پہنچ سکتے ہیں جو جھنگ سے سوا دو بجے رات روانہ ہوتی ہے ۔ جلسہ بروز اتوار صبح سات بجے شروع ہوگا عصر کے بعد ختم ہوگا ۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک منگلا)

مرکزی دفاتر میں سرما کے اوقات

کراچی ۱۵ ستمبر مرکزی حکومت نے مزید احکام تک پندرہ ستمبر کے بعد بھی دفاتر کے موجودہ اوقات جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ ان دفاتر میں جمعہ کے سوا ساڑھے سات بجے صبح سے ڈیڑھ بجے دوپہر تک کام ہوا کرے گا ۔ البتہ جمعہ کو بارہ بجے تک کام ہوگا ۔

سنٹو کا مستقل فوجی گروپ

انقرہ ۱۵ ستمبر سینٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن (سینٹو) نے اپنی کونسل کی سفارش پر فوجی نائبین کا ایک مستقل گروپ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس گروپ کے ہیڈ کوارٹر انقرہ میں ہونگے ۔ اور یہ یکم جنوری ۱۹۶۰ء سے کام شروع کر دے گا ۔ یہ گروپ سنٹو کی فوجی کمیٹی کے سامنے جوابدہ ہوگا اور یہ لیفٹیننٹ جنرل کے مرتبہ کے فوجی نمائندوں پر مشتمل ہوگا ۔

اعلان

میونسپل کمیٹی ربوہ نے سنہ ۶۰-۱۹۵۹ء کے لئے ہاؤس ٹیکس کی لسٹ مرتب کی ہے جو دفتری اوقات میں دفتر میونسپل کمیٹی ربوہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے ۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو ۳۰/۹/۵۹ تک تحریری اعتراض کر سکتا ہے ۔ اس کے بعد کوئی اعتراض قابل غور نہ ہوگا ۔ مطلع رہیں

سیکرٹری میونسپل کمیٹی ربوہ

درخواست دعا

(۱) میرے بھائی ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب ایک ہفتہ سے بخار سے بخار ہونے لہ بیمار ہیں ۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔ (حکیم عبدالرحمن شاہ دارالرحمت ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴